REGD No. L 5254

27

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ ربوہ

یوم سہ شنبہ

۱۰ ذوالحجہ ۱۳۷۶ھ

فی پرچہ ۱؍

جلد ۴۶/۱۱ ۔ ۹ وفا ۱۳۳۶ ہش ۔ ۹ جولائی ۱۹۵۷ء ۔ نمبر ۱۶۲

پاکستان اور اسپین کے درمیان آج دوستی کے معاہدے پر دستخط ہو رہے ہیں

وزیر اعظم جناب حسین شہید سہروردی پاکستان کی طرف سے معاہدے پر دستخط کریں گے

میڈرڈ ۸ جولائی۔ آج یہاں پاکستان اور اسپین کے درمیان دوستی کے ایک معاہدے پر دستخط ہو رہے ہیں اس سلسلہ میں اسپین کی وزارت خارجہ میں ایک خاص تقریب ہوگی۔ پاکستان کی طرف سے وزیر اعظم جناب حسین شہید سہروردی جو آجکل سپین کے دو روزہ سرکاری دورہ پر میڈرڈ آئے ہوئے ہیں معاہدہ پر دستخط کریں گے۔ وزارت خارجہ کے سکرٹری جناب ایس۔ اے بیگ ان کے ہمراہ ہوں گے۔ جناب سہروردی میڈرڈ میں قیام کے دوران ہسپانوی زعماء سے باہمی دلچسپی کے امور پر تبادلۂ خیالات کریں گے۔ کل انہوں نے یہاں ایک بیان میں کہا کہ پاکستان اور اسپین میں بہت سی مشترک خصوصیات کی وجہ سے دونوں کے درمیان دوستی اور مفاہمت کا رشتہ قائم ہوا ہے۔ آپ نے مزید کہا مجھے یقین ہے کہ میرے اس دورے سے دوستی کا یہ رشتہ اور زیادہ مضبوط ہو جائے گا۔ اور دونوں ملک عالمی امن کو پروان چڑھانے میں اپنا حصہ ادا کر سکیں گے۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۸ جولائی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ

گرمی کی وجہ سے طبیعت میں ضعف ہے

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ حرم سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بعارضہ بلڈ پریشر و ذیابیطس تا حال بیمار ہیں احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— آج رات سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ لاہور سے ربوہ تشریف لے آئی ہیں۔ ابھی تک آپ کی صحت میں افاقہ کی صورت پیدا نہیں ہوئی۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ میں نماز عید

جیسا کہ ربوہ کی تمام مساجد میں اعلان ہو چکا ہے۔ کل بروز منگل عید الاضحیٰ کی نماز مسجد مبارک میں ٹھیک ۶½ بجے شروع ہوگی۔ احباب وقت کی پابندی کا خاص خیال رکھیں۔

مشرقی اور مغربی پاکستان کی ترقی میں توازن پیدا کرنے کی کوشش

کراچی ۸ جولائی۔ منصوبہ بندی بورڈ ایسے ذرائع پر غور کر رہا ہے کہ جن کی مدد سے مشرقی اور مغربی کی صنعتی اور اقتصادی ترقی کے موجودہ فرق کو دور کیا جا سکے۔ بورڈ کے ایک ترجمان نے کل بتایا کہ بورڈ متوازن ترقی کے لئے سفارش کرے گا کہ ترقی کے کام کی رفتار کہاں بڑھائی جائے۔

والٹن کے اڈہ پر طیاروں کی آمد و رفت

لاہور ۸ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ والٹن کے ہوائی اڈے پر ۱۲ جولائی ۵۷ء سے ہر قسم کے شہری ہوائی جہازوں کی آمدورفت شروع ہو جائے گی۔ یہ ہوائی مستقر تقریباً ۲ سال سے مرمت کے لئے بند تھا

ضلع ہزارہ میں تابکار اثرات والی معدنیات کا پتہ چلا ہے

پاکستان کے دونوں حصوں میں ایسی معدنیات کی تلاش سرگرمی سے جاری ہے

لاہور ۸ جولائی۔ مغربی پاکستان کے ضلع ہزارہ میں بعض ایسی معدنیات کا پتہ چلا ہے۔ جن میں تابکار اثرات پائے جاتے ہیں۔ اس سلسلہ میں طبقات الارض کے ماہرین کی ایک جماعت چھان بین کر رہی ہے۔ یہ معلوم کرنے کے لئے کہ آیا وہاں تابکار اثرات والی معدنیات وافر مقدار میں پائی جاتی ہیں یا نہیں زیادہ تفصیلی جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ ایسی معدنیات کا پتہ چلانے کے لئے پاکستان کے دونوں حصوں میں وسیع پیمانے پر تلاش جاری ہے۔

اسرائیل کے لئے ایک کروڑ ۵۰ لاکھ ڈالر کی امداد

پیرس ۸ جولائی۔ فرانس نے اسرائیل کو ایک کروڑ ۵۰ لاکھ ڈالر بطور امداد دینا منظور کر لیا ہے۔ یہ رقم تین کروڑ ڈالر کی اس امدادی رقم کے علاوہ ہے۔ جس کی ادائیگی کے متعلق فرانس پہلے ہی وعدہ کر چکا ہے۔

روسی قیادت میں تبدیلیوں پر پنڈت نہرو کا تبصرہ

لنڈن ۸ جولائی۔ ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے کہا ہے کہ روسی قیادت میں پچھلے دنوں جو تبدیلیاں ہوئی ہیں۔ ان کی وجہ سے روس کے انقلابی نظریہ میں کچھ نرمی آگئی ہے۔

عید الاضحیٰ کی مبارک تقریب پر

ادارہ الفضل اپنے تمام قارئین کرام کی خدمت میں

ہدیہ مبارکباد پیش کرتا ہے

تعطیل عید الاضحیٰ

بوجہ عید الاضحیٰ بروز منگل و بدھ دفتر الفضل میں تعطیل ہوگی۔ لہٰذا ۱۰ اور ۱۱ جولائی کا الفضل شائع نہیں ہوگا۔ جملہ قارئین کرام اور ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں۔ مینجر الفضل

ڈاکٹر عثمانی گیارہ جولائی کو لاہور پہنچیں گے

لاہور ۸ جولائی۔ مغربی پاکستان کے ڈائرکٹر صنعت ڈاکٹر آئی۔ ایچ عثمانی ۱۱ جولائی کو تیز گام سے لاہور پہنچیں گے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۹ جولائی ۱۹۵۷ء

بے اصولی

آج کے الفضل میں کسی دوسری جگہ ہفت روزہ الاعتصام سے ہم ایک اداریہ نقل کر رہے ہیں۔ الاعتصام نے چند گزشتہ ماہ میں ایسے اداریے کئی ایک تحریر کئے ہیں۔ خاص کر جب کبھی کوئی ایسا واقعہ ہُوا ہے کہ بریلویوں نے دیوبندیوں اور اہل حدیث کے خلاف کوئی غیر قانونی اقدام کیا ہے۔ تو الاعتصام کا قلم ضرور حرکت میں آیا ہے اور اس نے تقریباً اس قسم کا وعظ بریلویوں کے متعلق دیا ہے جس قسم کا وعظ اس نے اس اداریہ میں دیا ہے۔

ہم نے ہر موقعہ پر الاعتصام اور دیگر اہل علم حضرات کی خدمت میں جن کو اسلام اور پاکستان سے ہمدردی ہے عرض کیا ہے کہ پاکستان میں یہ مرض بعض آتش بیان مقررین مختلف بہانوں سے پھیلا رہے ہیں اور جب تک کسی اصول کے ماتحت ایسے مقررین کے خلاف مہم نہ چلائی جائے گی یہ مرض پھیلتا ہی چلا جائیگا اور اس کے جو بد نتائج اسلام اور پاکستان کی بدنامی اور قومی منافرتوں وغیرہ کی صورت میں نکلتے ہیں وہ رک نہیں سکتے۔ لیکن ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اور تو اور خود الاعتصام کے کان پر بھی جوں تک نہیں رینگی اور ہمیشہ ہماری آواز صدا بصحرا ثابت ہوتی رہی ہے۔ نہ صرف یہ کہ الاعتصام نے ہماری گزارش پر توجہ نہیں کی بلکہ اس سے بھی افسوسناک امر یہ ہے کہ جہاں تک احمدیت کا تعلق ہے اس کا رویہ اپنے وعظ کے بالکل متضاد ہوتا ہے۔ اس لئے اس کا قدرتی نتیجہ وہی نکل رہا ہے۔ جو نکلنا چاہیئے۔

اختلاف عقائد کے تنازعات مختلف عقائد کی نوعیتوں سے ناپے نہیں جا سکتے اور اس بناء پر ان میں فرق نہیں کیا جا سکتا۔ اگر اختلاف عقائد کے جھگڑے و جدل کو ختم کرنا ہے تو جیسا کہ ہم نے بار بار زور دیا ہے اس مسئلہ کو ایک ہی اصول پر تولنا پڑے گا۔ اصل چیز یہ دیکھنا ہے کہ اختلاف عقائد کی بناء پر کسی قسم کی دھاندلی نہیں ہونی چاہیئے خواہ دھاندلی مچانے والا کوئی ہے اور خواہ کسی کے خلاف یہ دھاندلی مچائی جاتی ہے۔

اگر الاعتصام اس اصول کو پیش نظر رکھتا تو وہ ضرور اس دھاندلی کی بھی مذمت کرتا جو ایک گروہ احمدیوں کی ترہیب تخویف کے لئے مچا رہا ہے اور اس کو بطور پیشہ کے اختیار کئے ہوئے ہے اور حقیقت یہ ہے کہ یہی گروہ ہے جو سنی شیعہ اور بریلوی دیوبندی جھگڑوں کا بھی بانی ہے اس لئے جب تک اس پیشہ ور گروہ کی ذہنیت کو سب مل کر ختم نہیں کریں گے۔ اس وقت تک ملک میں اس سمت سے امن اور چین نہیں ہو سکتا اور ایسے خود غرضانہ اداریئے خواہ الاعتصام کتنے بھی مؤثر طریق سے لکھے جیسے کہ اس نے لکھے ہیں۔ ان کا کوئی اثر نہیں ہوگا۔

کتنا افسوس ہے کہ جس پرچہ میں الاعتصام نے یہ وعظ فرمایا ہے اس سے اگلے ہی پرچے میں اس نے اس مشہور گروہ کی حمایت میں ایک اداراتی نوٹ شائع کرنا ضروری خیال کیا ہے۔ حالانکہ یہ گروہ شروع ہی سے مسلمانوں کے مفاد کو سخت نقصان پہنچاتا چلا آیا ہے۔ اور کوئی خیر کا کام اس کی طرف منسوب نہیں کیا گیا۔ لیکن کیا یہ حیرت نہیں ہے کہ الاعتصام نے اپنے اس اداریہ میں اس گروہ کے گیت گائے ہیں۔ چنانچہ لکھتا ہے:۔

کیا اس ملک میں کوئی
ایسی جماعت ہے۔ جو
ایثار و قربانی میں اس کا
مقابلہ کر سکے۔

(الاعتصام ۵ر جولائی ۵۷ء)

حقیقت یہ ہے کہ مجلس احرار اسلام پر جو پابندی لگائی گئی ہے اس کی وجوہات سمجھنے میں دانستہ یا نادانستہ الاعتصام نے یہ غلطی کی ہے کہ حکومت نے احرار کو اپنا حریف سمجھ کر ایسا کیا ہے حالانکہ یہ سراسر غلط ہے۔ اس کی اصل وجہ وہی ہے جس کا الاعتصام بریلویوں کے بارے میں خود شکوہ سنج ہے۔

ہمارا خدا جانتا ہے کہ ہمیں مجلس احرار اسلام یا اس کے کارکنوں کی ذات سے کوئی دشمنی نہیں ہے۔ اور نہ ہم اس بات کے حامی ہیں کہ کسی جماعت یا فرد کی آزادی تحریر و تقریر پر کسی کی مخالفت کی وجہ سے پابندی لگائی جائے ہر پاکستانی جماعت یا فرد کا یہ پیدائشی حق ہے کہ وہ اپنے عقائد کی تبلیغ قانون کے اندر رہتے ہوئے کرے بشرطیکہ وہ کسی دوسری جماعت یا فرد کے ایسے حقوق میں نہ تو مخل ہو اور نہ کسی جماعت یا فرد کے خلاف ترہیب و تخویف کا مرتکب ہو۔

کیا الاعتصام کے مدیر محترم خدا کو حاضر و ناظر سمجھ کر یہ کہہ سکتے ہیں کہ مجلس احرار کی سرگرمیاں قانون کے حدود کے اندر ہوتی ہیں۔

جہاں تک اختلاف عقائد کا تعلق ہے اکثر زعمائے احرار دیوبندی سکول سے تعلق رکھتے ہیں الاعتصام کا ان کی حمایت کرنا ممکن ہے اس وجہ سے ہی ہو۔ کیونکہ دیوبندی اور اہل حدیث عقائد میں متفق ہیں ایک ہی قسم کی کارروائیوں کے لئے بریلویوں کی مذمت کرنا اور دیوبندیوں کی حمایت کرنا الاعتصام کی پرلے درجہ کی خود غرضی اور بے اصولی پر دال ہے۔ اگر یہ درست ہے تو ہم پھر کہتے ہیں کہ الاعتصام خواہ کتنا بھی اسلام کی بدنامی اور پاکستان کے نقصان کا واسطہ دے دے کر وعظ کرے اس کا کوئی اثر نہیں ہوگا۔ کیونکہ اصل چیز تو تخریبی سرگرمیوں اور دھاندلیوں کو ختم کرنا ہے نہ کہ اپنے عقائد کی حمائت اور اپنے مخالفین کا قلع و قمع۔ الاعتصام اپنے مخالفین کے متعلق تو شور مچا مچا کر زمین و آسمان کے قلابے ملا دینا چاہتا ہے۔ لیکن اگر وہی کردار کسی دوسرے فرقہ کے متعلق کچھ لوگ ظاہر کرتے ہیں اور مسلمہ طور پر تخریبی سرگرمیوں سے متہم ہو چکے ہیں تو نہ صرف الاعتصام ان کی مذمت نہیں کرتا۔ بلکہ ان کی خیالی قربانیوں اور ایثار کے گن گانے لگتا ہے۔ اور اگر حکومت ان کے خلاف قانونی اقدام کرتی ہے تو حکومت پر معترض ہوتا ہے۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے ...

آج عید ہے

آج کا دن ہے جاں فزا اے دوست
مسکرا آج مسکرا اے دوست

چھیڑ مت ذکر رنج و یاس کہ آج
عید ہے عید ہی منا اے دوست

موت کو زندگی نے دی ہے شکست
موت پر آج خندہ زن ہے حیات

آج زندہ ہے نام ابراہیم
جس نے توڑے دلوں کے لات و منات

پھر سے تازہ ہو رسم اسمٰعیل
آؤ دکھلائیں روح ایمانی

اصل میں ہے یہی مدار فلاح
جذبۂ عشق کی فراوانی

رحمت اللہ خاں
ساکر

سوشل بائیکاٹ کا غلط الزام

ہمارے کرم فرما اخبار غور فرمائیں

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے مدظلہ العالی

کچھ عرصہ سے بعض اخباروں میں دانستہ یا نادانستہ یہ اعتراض کیا جا رہا ہے کہ جماعت احمدیہ اپنے بعض افراد یا اپنے میں سے نکالے ہوئے بعض افراد کا سوشل بائیکاٹ کر کے ملک میں بے چینی کا موجب بن رہی ہے۔ اور معترضین کی طرف سے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ان حالات میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اگر کسی اختلاف کی بناء پر جماعت احمدیہ دوسرے لوگوں کا سوشل بائیکاٹ کر سکتی ہے۔ تو پھر اگر دوسرے مسلمان بھی اسی قسم کے اختلاف کی بناء پر جماعت کا بائیکاٹ کریں۔ تو اس پر کسی کو اعتراض نہیں ہونا چاہیئے۔ یہ وہ سوال ہے جو آجکل بعض غیر احمدی اخباروں کی طرف سے اٹھایا جا رہا ہے۔ اور زیادہ حیرت کی بات یہ ہے کہ نہ صرف عام مخالف اخبارات یہ اعتراض کر رہے ہیں۔ بلکہ بعض ثقہ اور سمجھدار اخباروں کی طرف سے بھی حال میں اسی قسم کا اعتراض کیا گیا ہے۔ اور گو الفضل نے اس اعتراض کی تردید کی ہے۔ اور تشریح کے ساتھ سمجھایا ہے کہ جماعت احمدیہ کی طرف سے کبھی کسی شخص کا ایسا سوشل بائیکاٹ نہیں کیا گیا جو اسلامی تعلیم کے خلاف اور انسانیت کے بنیادی حقوق کے منافی ہو۔ بلکہ صرف تنظیمی رنگ میں بعض فتنہ پیدا کرنے والے افراد کے خلاف گاہے گاہے ایسی کارروائی کی گئی ہے۔ جو حقیقی معنے میں ہرگز سوشل بائیکاٹ کا رنگ نہیں رکھتی۔ اور نہ ہی اسلامی تعلیم کے مطابق اس پر کوئی اعتراض ہو سکتا ہے بلکہ وہ صرف ایک جزوی اور محدود مقاطعہ کا رنگ رکھتی ہے۔۔ اور ایسا جزوی اور محدود مقاطعہ خود ہمارے آقا فداہ نفسی کی سنت سے بھی ثابت ہے۔ جس کی غرض و غایت محض یہ ہوتی ہے۔ کہ جماعتی نظم و ضبط کو توڑنے والے شخص کو اس کے جرم کا احساس پیدا کرایا جائے اور اصلاح کی طرف مائل کرنے کے لئے اس کے خلاف کوئی وقتی تادیبی کارروائی کی جائے۔ مثلاً صحیح بخاری سے (جو قرآن مجید کے بعد اصح الکتب سمجھی گئی ہے) ثابت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک موقعہ پر اپنے تین صحابیوں کو ایک غلطی کے ارتکاب پر مقاطعہ کی سزا دی تھی۔ مگر ساتھ ہی حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ صراحت فرما دی تھی۔ کہ اس مقاطعہ میں صرف کلام سلام یا دوستانہ تعلقات کی ممانعت ہے ورنہ بنیادی انسانی حقوق پر اس کا کوئی اثر نہیں پڑنا چاہیئے۔ چنانچہ بخاری میں حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ جو ایک ممتاز انصاری صحابی تھے روایت کرتے ہیں:۔

نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسلمین عن کلامنا فاجتنبنا الناس وتغیروا لنا حتی تنکرت فی نفی الارض ۔۔۔۔ فلبثنا علی ذالک خمسین لیلۃ ۔۔۔۔ وکان ابو قتادۃ ابن عمی واحب الناس الی فسلمت علیہ فواللہ مارد علی السلام ۔۔۔۔ حتی اذا مضت اربعون لیلۃ من الخمسین اذا رسول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاتینی فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامرک ان تعتزل امراتک فقلت اطلقھا ام ماذا افعل؟ قال لا بل اعتزلھا ولا تقربھا۔۔۔ فقلت لامراتی الحقی باھلک فتکونی عندھم حتی یقضی اللہ فی ھذا الامر۔۔۔۔ قال کعب فجاءت امراۃ ھلال بن امیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ان ھلال بن امیۃ شیخ ضائع لیس لہ خادم فھل تکرہ ان اخدمہ قال لا ولکن لا یقربک

(بخاری کتاب المغازی باب حدیث کعب بن مالک رض)

"یعنی کعب رض بن مالک روایت کرتے ہیں کہ غزوہ تبوک کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ وہ ہم تین صحابیوں کے ساتھ جن میں میرے علاوہ ہلال بن امیہ بھی شامل تھے کلام سلام بند کر دیں۔ اس پر سب مسلمان ہم سے کنارہ کش ہو گئے اور وہ ہم سے ایسے بدل گئے۔ کہ گویا ہمارے لئے دنیا ہی بدل گئی۔ اور ہم نے اس حالت میں پچاس راتیں گزار دیں۔ ان ایام میں ابو قتادہ رض جو میرے چچا زاد بھائی تھے اور مجھے ان سے بہت محبت تھی۔۔ وہ ایک دفعہ میرے سامنے آئے تو میں نے انہیں سلام کہا۔ مگر خدا کی قسم انہوں نے بھی رسول اللہ کے حکم کے مطابق میرے سلام کا جواب نہیں دیا (اور خود رسول اللہ بھی جواب نہیں دیتے تھے) جب اس حالت پر چالیس راتیں گذر گئیں۔ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک پیغامبر میرے پاس آیا۔ اور انہوں نے مجھے آکر کہا۔ کہ رسول اللہ حکم دیتے ہیں کہ تم اپنی بیوی سے بھی الگ ہو جاؤ میں نے کہا کیا میں اسے طلاق دے دوں؟ اس نے کہا رسول اللہ نے طلاق کے متعلق تو نہیں فرمایا۔ بلکہ صرف یہ حکم دیا ہے۔ کہ تم اپنی بیوی سے الگ رہو۔ اور اس کے قریب نہ جاؤ۔ جس پر میں نے اپنی بیوی سے کہا تم اپنے ماں باپ کے گھر چلی جاؤ۔ تاوقتیکہ اللہ تعالیٰ اس معاملہ میں کوئی فیصلہ فرمائے۔ میرے ساتھی ہلال بن امیہ کی طرف بھی اسی قسم کا حکم گیا تھا۔ جس پر اس کی بیوی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ میرا خاوند ہلال بن امیہ بوڑھا اور ضعیف انسان ہے۔ اور اس کے پاس کوئی خادم بھی نہیں ہے۔ جو اس کی خدمت کر سکے۔ تو کیا آپ کا یہ حکم ہے۔ کہ میں اس کی خدمت سے بھی کنارہ کش ہو جاؤں گا؟ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں نہیں میرا یہ منشاء نہیں بلکہ میرا حکم صرف یہ ہے۔ کہ وہ تمہارے قریب نہ آئے اور تم اس سے کلام سلام بند کر دو۔ اس شرط کے ساتھ تم اس کی مزدوری خدمت بجا لا سکتی ہو۔"

اس لطیف حدیث سے جو قرآن مجید کے بعد مسلمہ طور پر مسلمانوں کی صحیح ترین کتاب بخاری میں بیان ہوئی ہے۔ جزوی مقاطعہ اور مکمل سوشل بائیکاٹ کی حدود و شروط پر بڑی لطیف روشنی پڑتی ہے۔ اور یہ بات قطعی طور پر ثابت ہو جاتی ہے۔ کہ جہاں جماعتی تنظیم کو توڑنے اور کسی قسم کی غفلت اور جرم کے ارتکاب پر امام کی طرف سے کسی شخص کو مقاطعہ کی سزا دی جا سکتی ہے۔ وہاں یہ بات بھی ثابت ہے۔ کہ یہ مقاطعہ صرف جزوی اور محدود قسم کا مقاطعہ ہونا چاہیئے۔ جس میں حقیقی سوشل بائیکاٹ کا رنگ نہ پایا جائے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے۔ کہ جہاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو حکم دیا۔ کہ وہ فلاں فلاں صحابی سے کلام سلام بند کر دیں۔ یہاں تک کہ ان کی بیویوں کو بھی ہدایت

کی گئی کہ وہ اپنے خاوندوں سے الگ رہیں۔ وہاں جس امر میں انسانیت کے بنیادی حقوق اور ضروری سوشل خدمت کا سوال پیدا ہوتا تھا۔ وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قسم کی خدمت سے منع نہیں فرمایا بلکہ اس کی اجازت دی۔ چنانچہ آپ نے ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ کی بیوی کو ہدایت فرمائی کہ وہ بہرحال اپنے بوڑھے خاوند سے کلام سلام تو نہ کرے اور ازدواجی تعلقات سے بھی مجتنب رہے۔ مگر ویسے اس کے بڑھاپے اور کمزوری کی وجہ سے اس کی **ضروری خدمت** بجالاتی رہے۔ مثلاً اس کا کھانا پکا دے یا اس کے لئے پانی مہیا کر دے یا دوائی وغیرہ کا انتظام کر دے یا اسی قسم کی کوئی اور خدمت بجالائے جو **انسانیت کے بنیادی حقوق** سے تعلق رکھتی ہو۔ اور ایسا کام خاوند کی طاقت سے باہر ہو۔

اس حدیث سے پتہ لگتا ہے کہ در اصل مقاطعہ **دو قسم** کا ہوتا ہے ایک **جزوی مقاطعہ** ہوتا ہے اور دوسرا **مکمل سوشل بائیکاٹ**۔ چنانچہ جزوی مقاطعہ تو یہ ہے کہ کسی جماعتی قصور یا غفلت کے ارتکاب پر کسی شخص کے متعلق حکم دیا جائے کہ اس کے ساتھ دوسرے لوگ کلام سلام بند کر دیں۔ تاکہ اس کے اندر **ندامت کا احساس** پیدا ہو اور وہ **توبہ اور اصلاح** کی طرف قدم اٹھائے۔ لیکن اسی محدود قسم کے مقاطعہ میں انسانی حقوق سے تعلق رکھنے والی **ضروری خدمت** سے روکا نہیں جا سکتا ورنہ وہ ناجائز سوشل بائیکاٹ کی حدود میں داخل ہو جائے گا جسے پنجابی محاورہ میں حقہ پانی بند کرنا کہتے ہیں۔ جس میں حالات کو کلی طور پر نظر انداز کر کے ہر جہت اور ہر پہلو سے پورا پورا قطع تعلق کر لیا جاتا ہے اور ایک **انسان کو گویا مرنے کے لئے اکیلا چھوڑ دیا جاتا ہے**۔ مثلاً یہ کہ نائی یا دھوبی یا بھنگی خدمت سے انکار کر دیں یا کھانے پینے کی **ضروری چیزوں کی فروخت** کا رستہ بند کر دیا جائے یا یہ کہ بیماری کی صورت میں ادویہ کی **فروخت اور ضروری طبی امداد** تک روک دی جائے۔ یہ باتیں انسانیت کے بنیادی حقوق اور خدمت خلق کے لازمی حصہ سے تعلق رکھتی ہیں۔ اور ان سے کسی صورت میں بھی روکا نہیں جا سکتا۔ البتہ کلام سلام یا **دوستانہ میل ملاقات** وغیرہ کے معاملہ میں مقاطعہ ثابت ہے اور ہمارے رحیم و کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اس قسم کے مقاطعہ پر عمل کیا اور اس کا حکم دیا ہے در اصل ایسا مقاطعہ بعض حالات میں اصلاح کا ایک ضروری ذریعہ ہے جو جماعتی تنظیم اور جماعتی نظم و ضبط کو قائم رکھنے کے لئے بعض اوقات اختیار کرنا پڑتا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ (وسلم) نے تو اپنے تین صحابیوں کے مقاطعہ کا اس حد تک حکم دیا کہ خود ان کے اپنے الفاظ ہیں "دنیا ان کی نظروں میں بدل گئی" اور قرآن مجید کے الفاظ یہ ہیں کہ **دنیا اپنی وسعت کے باوجود ان پر تنگ ہو گئی**۔ مگر باوجود اس کے ان پر لازمی اور ضروری **انسانی خدمت** کا دروازہ بند نہیں کیا گیا

ہمارے مخالفوں کو چاہیئے کہ اس حدیث پر ٹھنڈے دل سے **غور** کریں اور اس کی روشنی میں ہمارے مسلک کو دیکھیں، یہ ایک حقیقت ہے کہ ہم نے کبھی اپنے کسی جماعتی مجرم کا ایسا سوشل بائیکاٹ نہیں کیا جس میں کلی اور غیر محدود مقاطعہ کا رنگ پایا جاتا ہو۔ بلکہ ہر ایسے موقعہ پر ضروری انسانی خدمت کا دروازہ کھلا رکھا گیا ہے۔ مخالفوں میں سے جھوٹ بولنے والے تو جھوٹ بولتے ہی رہیں گے اور افتراء کرنے والے افتراء کرنے سے نہیں رکیں گے۔ مگر کیا کوئی شخص یہ ثابت کر سکتا ہے کہ کسی زیر سزا انسان کو نائیوں اور دھوبیوں اور بھنگیوں کی خدمت سے محروم کیا گیا ہو؟ یا خورد و نوش کی ضروری چیزوں کی فروخت کا رستہ بند کر دیا گیا ہو؟ یا بیماری کی صورت میں ضروری طبی امداد روک دی گئی ہو؟ ایسا ہرگز نہیں اور ہرگز نہیں۔ بلکہ ضروری انسانی خدمت کا رستہ ہمیشہ کھلا رکھا جاتا ہے۔ البتہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت میں جماعتی مجرم کی اصلاح اور تادیب کی غرض سے اور دوسروں میں بھی احساس پیدا کرانے کے لئے صرف ایک جزوی اور مشروط اور محدود اخلاقی قسم کے مقاطعہ کی اجازت دی جاتی ہے لیکن افسوس کہ ہماری بار بار کی تصریحات کے باوجود ہم پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم بعض دوسرے لوگوں کا مکمل سوشل بائیکاٹ کر کے ان کو ضروری انسانی خدمات تک سے محروم کر دیتے اور ملک و قوم میں فساد کا رستہ کھولتے ہیں۔ افسوس صد افسوس!!

پھر یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ ہماری طرف سے جماعت کے دینی اور تنظیمی مجرموں کے خلاف جس قسم کے جزوی مقاطعہ کا کبھی کبھی فیصلہ کیا جاتا ہے وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق صرف وقتی اور عارضی ہوا کرتا ہے اور یہ مقاطعہ اگر اسے مقاطعہ کہا جائے۔ صرف اس وقت تک کے لئے ہوتا ہے کہ جب کسی شخص کا پاؤں گویا **دو کشتیوں** میں سمجھا جاتا ہے۔ یعنی ایک شخص ایک طرف جماعت کا فرد ہونے کا اقرار بھی کرتا ہے اور پھر دوسری طرف وہ اس کی تنظیم کو بھی توڑتا ہے۔ لیکن جب ایسا شخص قولاً یا عملاً اپنے آپ کو کلی طور پر جماعت سے کاٹ لے اور مستقل طور پر علیحدہ ہو جائے اور اس کا جماعت سے کسی قسم کا واسطہ نہ رہے تو پھر لازماً حالات میں نارمل (Normal) صورت پیدا ہونے کے بعد یہ مقاطعہ عملاً ختم ہو جاتا ہے، گو اس بات کا فیصلہ امام کے ہاتھ میں ہے کہ **نارمل حالت** کس وقت سمجھی جا سکتی ہے۔

بعض اخبار والوں نے جن میں افسوس ہے کہ **نوائے وقت** لاہور بھی شامل ہے حالانکہ عام حالات میں وہ ایک بہت سنجیدہ اور باوقار اور صاحب رائے پرچہ سمجھا جاتا ہے یہ سوال اٹھایا ہے کہ اگر جماعت احمدیہ اپنی جماعت کے بعض لوگوں کے خلاف ان کی کسی تنظیمی غفلت یا اختلاف رائے کی بنا پر مقاطعہ کا فیصلہ کر سکتی ہے۔ تو پھر دوسرے مسلمانوں کو جماعت احمدیہ کے متعلق اسی قسم کے حالات میں اس فیصلہ کا کیوں اختیار نہیں؟ یہ سوال خاص طور پر نوائے وقت لاہور نے اٹھایا ہے۔ مگر ادنیٰ غور سے بھی معلوم ہو سکتا ہے کہ یہ ایک بالکل **قیاس مع الفارق** کی صورت ہے اور دونوں قسم کے حالات میں کوئی دور کی بھی نسبت نہیں، جماعت کی طرف سے جن لوگوں کو کبھی کبھی مشروط اور محدود قسم کے مقاطعہ کی سزا دی گئی ہے۔ وہ کبھی بھی محض دیانتدارانہ اختلاف عقائد کی بناء پر نہیں دی گئی۔ بلکہ اس بناء پر دی گئی ہے کہ ایسے لوگ بظاہر جماعتی تنظیم کے اندر رہنے کا دعوے کرتے ہوئے اور ایک امام کے ہاتھ پر بیعت کا عہد باندھتے ہوئے پھر **خفیہ سازش اور فساد** کے رنگ میں تنظیم کو توڑتے اور جماعت میں فتنہ پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ورنہ دنیا جانتی ہے کہ احمدیوں کا وہ حصہ جو غیر مبایعین کہلاتا ہے اور جسے بعض لوگ جوابی رنگ میں بعض اوقات **پیغامی** بھی کہہ دیتے ہیں ان کے ساتھ باوجود کافی اختلاف کے ہمارا کوئی مقاطعہ نہیں۔ کیونکہ انہوں نے کھلے طور پر عقیدہ کا اختلاف کیا اور ہم سے بالکل کٹ کر اور جدا ہو کر ایک علیحدہ تنظیم قائم کر لی۔

خفیہ کارروائیاں کیں مگر وہ وقت گذر گیا اور اب ان لوگوں نے ایک علیحدہ تنظیم قائم کر کے اپنے جداگانہ عقائد پر مستقل مخالفت کی بنیاد قائم کر رکھی ہے اس لئے ہمارا ان سے کوئی مقاطعہ نہیں ہے۔ لیکن لوگوں نے جماعت کے اندر رہتے ہوئے اور ایک امام کے ہاتھ میں ہاتھ دیتے ہوئے اپنے مخالفانہ خیالات کو خفیہ خفیہ رنگ میں پھیلایا اور سازش کا طریق اختیار کیا اور امام اور جماعت کے خلاف ملک و قوم میں دینی اور اخلاقی فتنہ برپا کیا انہیں تاوقتیکہ امام کی رائے میں نارمل (Normal) حالات پیدا ہو جائیں (یعنی یا تو وہ توبہ کر کے سچے دل سے واپس آجائیں یا ہم سے کلی طور پر کٹ کر مستقل صورت میں علیحدہ ہو جائیں) ایک قسم کے جزوی اور مشروط مقاطعہ کی سزا دی جاتی ہے۔ کیونکہ جیسا کہ ہر عقلمند انسان سمجھ سکتا ہے ایسے لوگ ضرور اس وقت تک اخلاقاً اور شرعاً اس سلوک کے قابل ہیں کہ اصلاح کی نیت سے ان سے علیحدگی اختیار کی جائے۔ لیکن کیا محترم ایڈیٹر صاحب **نوائے وقت** یا کوئی اور معترض بزرگ بتا سکتے ہیں کہ ہم نے کبھی اپنے غیر احمدی احباب کا اس رنگ میں اور اس نوع کا جرم کیا ہو جس کی وجہ سے ہم ان کی طرف سے سوشل بائیکاٹ کا سزاوار سمجھا جائے؟ پھر کیا دوسرے مسلمانوں کی کوئی ایسی جماعتی تنظیم ہے یا کوئی ایسا مسلّمہ امام ہے جس سے ہم نے بغاوت کر کے علیحدگی اختیار کی ہو؟ باقی رہا عقائد کے اختلاف کا معاملہ سو وہ ایک بالکل جداگانہ امر ہے۔ جس سے اسلام کا کوئی فرقہ بھی مستثنےٰ نہیں۔ یہ وہ کھلے کھلے اور روشن حقائق ہیں جن پر ہمارے کرم فرماؤں کو دیانتداری کے ساتھ غور کرنا چاہیئے ورنہ دنیا سن لے کہ خدا ہم میں سے ہر فریق کو دیکھ رہا ہے۔ اور وہ اسی کے مطابق ہم سے سلوک کرے گا۔ **ولاحول ولاقوۃ الاباللہ العظیم**۔

نوٹ:۔ ہم اپنے صاف دل مہربانوں سے دوبارہ درخواست کرتے ہیں کہ وہ بخاری والی حدیث پر ٹھنڈے دل سے غور کریں۔ اور پھر سوچیں کہ جماعت احمدیہ کا رویہ اس حدیث کے عین مطابق ہے یا نہیں؟ مجھے افسوس ہے کہ اس وقت اپنی علالت کی وجہ سے میں اس ضروری امر کو زیادہ تفصیل کے ساتھ بیان نہیں کر سکا۔ اور جو کچھ اس مختصر مضمون میں لکھا ہے وہ بھی در اصل بستر پر لیٹے لیٹے ایک دوسرے شخص کو املاء کرایا ہے۔ مگر امید ہے کہ پاک نیت اور سمجھدار اصحاب کے لئے اسی قدر لکھنا کافی ہوگا۔

دوسرا نوٹ:۔ میں یہ مضمون ختم کر چکا تھا کہ مجھے بتایا گیا کہ ہمارے بعض مخالفوں نے محض جماعتی تادیب کرنے کو ہی خلاف قانون اور ریاست اندر ریاست کا مصداق قرار دیا ہے اس پہ انّا للہ وانا الیہ راجعون کے سوا کیا کہا جا سکتا ہے۔ کیا ماں باپ اپنے بچوں کو سزا نہیں دیتے؟ پھر کیا ایک ہیڈ ماسٹر اپنے طالبعلموں کو سزا نہیں دیتا؟ اور پھر کیا ایک دفتر کا افسر اپنے عملہ کو سزا نہیں دیتا؟ اور کیا ایک تجارتی کمپنی کا ہیڈ اپنے ماتحتوں کو سزا نہیں دیتا؟ اور کیا سیاسی پارٹیاں اپنے ممبروں کو سزا نہیں دیتیں؟ بلکہ میں کہتا ہوں کہ کیا بعض پنچ کہلانے والی قوموں تک اپنے افراد کو قبائلی جرموں پر مقاطعہ وغیرہ کی سزا نہیں دیتیں؟ وغیرہ وغیرہ جب یہ سب سزائیں جائز اور پُر امن سمجھی جاتی ہیں اور کوئی عقلمند انسان بلکہ کوئی مہذب حکومت تک انہیں ناجائز یا ریاست اندر ریاست کا مصداق قرار نہیں دیتی تو پھر جماعت احمدیہ کی جائز تادیبی کارروائیوں پر کیوں اعتراض کیا جاتا ہے؟ دراصل جو بات ان معاملات میں دیکھنے والی ہے وہ صرف یہ ہے کہ کیا کوئی سزا قانون رائج الوقت یا شریعت اسلامی کے خلاف تو نہیں؟ اگر وہ قانون اور شریعت کے خلاف نہ ہو تو ہر جماعتی یا خاندانی یا اداراتی تنظیم ہر تادیبی سزا کو اپنے نظام میں شامل کرنے اور اسے اختیار کرنے کا حق رکھتی ہے۔ اور جو شخص ایسی تادیب کو برداشت نہیں کر سکتا اس کے لئے ہر وقت الگ ہونے کا رستہ کھلا ہے۔ کاش ہمارے وطنی بھائی ان حقائق پر غور کریں!!!

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

خاکسار مرزا بشیر احمد
ربوہ ۔ ۵ جولائی ۱۹۵۷ء

درخواست دعا

عزیزم ماسٹر محمد ابراہیم کا جے وی کا نتیجہ نکلنے والا ہے۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامیاب فرمائے۔ آمین
غلام محمد اکبر ہوٹل غلہ منڈی ۔ ربوہ

دنیائے اسلام کا بے مثال روحانی اجتماع ــــ حج

(از مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل)

اسلام دین فطرت ہے۔ اس کی تعلیم اس کے احکام اور اس کی مقررہ کردہ عبادات انسانی روح کو جلا بخشتی ہیں۔ انسانی تعلقات کو استوار کرتی ہیں۔ اس نے اخلاق کو سنوارتی ہیں۔ عبادت کی غرض بجز اس کے کچھ نہیں کہ انسانی قلب گداز ہو کر شفاف آئینہ کی طرح محبوب آقا کے نقوش اپنے اندر پیدا کرے اور اس کے رنگ میں رنگین ہو جائے۔ قرآن کریم نے اسی غرض کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا ہے صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ کہ الٰہی رنگ کو اختیار کرو۔ اس کے اخلاق کو اپناؤ۔ خدا کے رنگ میں کوئی بہتر نہیں۔ اسی صورت میں تم کہہ سکو گے کہ ہم سچ مچ خدا کی عبادت بجا لانے والے ہیں۔

اسلامی عبادات میں حج کو ایک خاص امتیاز حاصل ہے۔ حج کرنے والے کی قربانی ایک جامع قربانی ہوتی ہے۔ وہ مال بھی خرچ کرتا ہے۔ عزیز و اقارب سے جدائی بھی اختیار کرتا ہے وقت بھی صرف کرتا ہے اور اپنے وطن عزیز سے بھی کچھ عرصہ کے لئے الگ ہو جاتا ہے سفر کی کوفت علاوہ بریں ہے۔

اسلام نے یہ شرط قرار دی ہے کہ حج اس شخص پر فرض ہے جسے راستہ کی استطاعت میسر ہو۔ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا اس استطاعت میں یہ بھی شامل ہے۔ کہ اس شخص کی صحت سفر کے قابل ہو۔ یہ بھی شامل ہے کہ اسے راستہ کا امن حاصل ہو۔ یہ بھی شامل ہے کہ اس کے پاس اتنا سرمایہ ہو کہ بآسانی اخراجات سفر کے علاوہ وہ اپنے اہل و عیال کو بھی اپنی واپسی تک خرچ دے سکے۔ جب یہ شرائط متحقق ہو جائیں تو حج فرض ہو جاتا ہے اور اس شخص کے لئے حج بیت اللہ ضروری قرار پاتا ہے۔

حج اسلام کا پانچواں رکن ہے اور عملی اسلام کی چار دیواری میں سے چوتھی دیوار ہے۔ حج اپنے سارے نشوونما و فوائد کے باوجود ایک واضح اور عاشقانہ [illegible]

کائنات کا ذرّہ ذرّہ خدائے واحد کی مخلوق ہے اور زمین کا چپہ چپہ اس کی ہستی پہ گواہ۔ مگر یہ بھی درست ہے کہ بعض وجود اور بعض مکان اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی قدرتوں کا مظہر بننے کے باعث خاص طور پر متبرک ہوتے ہیں۔ ان سے تعلق اور اس مقام پر حضوری انسانی دل کی کیفیت میں وہ تبدیلی پیدا کرتی ہے جو اور جگہوں پر میسر نہیں ہو سکتی۔ بعض لمحات انسانی زندگی کی ڈگر کو بالکل بدل کر رکھ دیتے ہیں اور بعض مقام انسان کے لئے کایا پلٹ ثابت ہوتے ہیں۔ صرف شرط یہ ہوتی ہے کہ انسان کا دل بیدار ہو اور اس کے احساسات کی نبض جاری ہو۔

حج کیا ہے؟ عشاقِ ربانی کا ایک عدیم النظیر اجتماع ہے اللہ تعالیٰ کی محبت کے دیوانوں کا پُر کیف منظر ہے۔ مختلف ممالک کے لوگ۔ مختلف زبانیں بولنے والے لوگ۔ مختلف رنگتوں والے لوگ دنیا کے کونے کونے سے وادیٔ بطحا میں جمع ہو رہے ہیں وہ سب کفن کی مانند دو چادروں میں ملبوس بیت الحرام کے گرد دیوانہ وار گھوم رہے ہیں۔ وہ صفا اور مروہ کے درمیان دوڑ رہے ہیں۔ وہ عرفات کے میدان میں کائنات کے مالک کے سامنے ہاتھ پھیلائے بیٹھے ہیں۔ وہ منیٰ کے مقام پر بطور شعار جانوروں کی قربانی پیش کر رہے ہیں۔ ان کی زبانوں پر اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ ہے۔ ان کے دل آستانۂ الوہیت پہ پگھل رہے ہیں۔ ان کی جبینیں خاک پہ جھکی ہوئی ہیں۔ یہ لوگ نہ جھگڑا جانتے ہیں نہ انہیں کسی قسم کے دنیوی دھندے سے سروکار ہے۔ یہ سب کچھ تیاگ کر اپنے محبوب کی ملاقات کے لئے سرگرداں پھر رہے ہیں۔ یہ حجاج ہیں۔ ان کی اسی سرفروشانہ مدہوشی کا نام حج ہے۔ یہ چند دن کی عبادت ہے۔ مگر اسے ایک مرتبہ پورے صدق دل سے بجا لانے کے ساتھ انسان کا دل دھل جاتا ہے۔ اس کے سارے زنگ دور ہو جاتے ہیں اور وہ سچ مچ ایک نئی زندگی لے کر آنے والا انسان ہوتا ہے۔ سچا [illegible]

میں بستا ہے مگر وہ اپنی ہی دنیا میں گمن رہتا ہے۔ کیونکہ اس نے وہ کچھ دیکھا ہے جو اس کے اردگرد کے لوگوں نے نہیں دیکھا۔ اس نے وہ کچھ پایا ہے جس سے دوسرے ابھی آشنا نہیں۔ سچ مچ اس میں یہ کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اور اس کے یہی آثار و ثمرات ہوتے ہیں۔

بیت اللہ تو ابتدائے آفرینش سے قائم ہے اور لوگ اس کی زیارت کے لئے شروع سے آتے تھے۔ مگر حوادث زمانہ سے ایسا انقلاب آیا کہ اس کے بعد ضرورت ہوئی کہ اللہ تعالیٰ ابو الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کو توجہ دلائے کہ وہ پرانی بنیادوں پہ اس گھر کو پھر استوار کریں اور اس کی آبادی کے لئے اپنے بیوی اور اپنے اکلوتے کو اس بے آب و گیاہ وادی میں چھوڑ جائیں۔ حضرت خلیلؑ نے اشارہ خداوندی کی تعمیل کی۔ سیّدہ ہاجرہ علیہا السلام کے لئے کتنی صبر آزما گھڑی تھی کہ ننھا شیر خوار بچہ گود میں ہے اور خاوند تن تنہا چھوڑ کر سینکڑوں میل دور فلسطین کا رخ کر رہا ہے۔ مگر وہ کامل الایمان صدیقہ اپنی فراست سے سمجھ گئی کہ وہ ابراہیمؑ جو حضرت لوطؑ کی بدعمل قوم کی بربادی کی خبر پا کر بے تاب ہو گیا تھا آج بلاوجہ اپنی چہیتی بیوی اور دنیوی طور پہ اپنی ساری امیدوں کے آماجگاہ لختِ جگر اسمٰعیلؑ کو اس لق و دق صحرا میں نہیں چھوڑ رہا۔ چھوڑ کر جانے والے خاوند اور چھوڑی جانے والی بیوی کے جذبات انتہائی حالت میں تھے۔ تاہم حضرت ہاجرہؓ نے پوچھ لیا کہ کیا آپ اتنا بڑا اقدام خدا تعالیٰ کے حکم سے کر رہے ہیں؟ خلیل اکبر علیہ السلام نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا کہ ہاں ایسا ہی ہے۔ تب حضرت ہاجرہؓ کی زبان سے بے ساختہ نکلا اِذًا لَّا يُضَيِّعُنَا تب وہ خدا ہمیں کبھی ضائع نہ ہونے دے گا۔

پانی کا مشکیزہ ختم ہو گیا۔ ہاجرہؓ آخر عورت ذات تھیں۔ بڑے سے بڑا اجری مرد بھی اس موقع پہ ہاجرہ سے بڑھ کر جرأت نہ دکھا سکتا تھا۔ پانی کی تلاش میں کبھی صفا پر جاتی تھیں اور دوڑ [illegible]

(باقی صفحہ ۸ پر)

رپورٹ آمد چندہ مسجد ہالینڈ بابت ماہ جون ۵۷ء

ماہ جون میں مسجد ہالینڈ کے چندہ کی آمد کا حساب بہنوں کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ اس ماہ میں کل ۶/۱۴/۱۶۷۳ روپے کی آمد ہوئی ہے۔ ابھی مسجد ہالینڈ کے چندہ کا ۰/۸۳۴۴۸ روپے لقایا باقی ہے۔ تمام لجنات پوری کوشش سے کام لیں کہ جلد از جلد ہم اس قرضہ کو ادا کر سکیں۔ جن جگہوں میں لجنات قائم نہیں وہاں کی بہنیں براہ راست اپنا چندہ بھجوائیں۔ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

نمبر شمار	نام لجنہ اماء اللہ	رقم وصول شدہ
۱	راولپنڈی	۲۲-۵-۰
۲	محمودہ بیگم حلقہ میکلوڈ روڈ۔ لاہور	۱۵۰-۰-۰
۳	جمیلہ بیگم نابینی حلقہ سلطان پورہ۔ لاہور	۱۵۰-۰-۰
۴	از لجنہ اماء اللہ۔ لاہور	۸۵-۰-۰
۵	گھوگھیاٹ ضلع سرگودھا	۲۴-۰-۰
۶	مکرمہ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ	۱-۰-۰
۷	وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ	۳-۰-۰
۸	بیگم عبدالشکور جھنگ۔ از طرف والدہ مرحومہ (نقرئی زیور)	۳۷-۸-۰
۹	جہلم شہر	۹۸-۰-۰
۱۰	احمد نگر۔ ضلع جھنگ	۷-۰-۰
۱۱	ایبٹ آباد	۳۰-۰-۰
۱۲	محمد آباد اسٹیٹ۔ سندھ	۱۰-۰-۰
۱۳	جڑانوالہ	۳-۰-۰
۱۴	گوجرخاں	۲-۴-۰
۱۵	دوالمیال۔ ضلع جہلم	۲۰-۰-۰
۱۶	بدوملہی ضلع سیالکوٹ	۱۱-۰-۰
۱۷	مکرمہ استانی کنیز فاطمہ صاحبہ	۱-۰-۰
۱۸	منٹگمری	۳۲-۲-۰
۱۹	لجنہ مرکزیہ	۱۲-۱۴-۶
۲۰	نواب بی بی والدہ قمر احمد بمقام ملک پور دعوان ضلع گجرات	۸-۰-۰
۲۱	اہلیہ ماسٹر سعد اللہ صاحب۔ ربوہ	۱-۲-۰
۲۲	احمدہ بیگم اہلیہ ملک ممتاز علی صاحب۔ ربوہ	۵-۰-۰
۲۳	ہاجرہ بیگم اہلیہ چوہدری فضل الٰہی صاحب کھاریاں از طرف والدہ مرحومہ	۵۱-۰-۰
۲۴	لجنہ کھاریاں۔ ضلع گجرات	۳۰-۰-۰
۲۵	گھیرا۔ ضلع گجرات	۱۱-۹-۰
۲۶	جھنگ شہر	۴-۰-۰
۲۷	کنری سندھ	۴۴-۰-۰
۲۸	چنڈ بھروانہ ضلع جھنگ	۶-۱۰-۰
۲۹	اہلیہ عبدالعزیز صاحب راجوری گرمولا ورکاں ضلع گوجرانوالہ	۵-۰-۰
۳۰	کراچی	۲۰-۰-۰
۳۱	پشاور	۱۲-۱۲-۰
۳۲	لجنہ اماء اللہ۔ ربوہ ۳۸۵/ + ۱۱۴/۷/	۴۹۹-۷-۰
۳۳	چوہان نگر سیالکوٹ	۵-۰-۰
۳۴	بشریٰ ربانی بیگم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب	۱۰۰-۰-۰
۳۵	سیدہ بشریٰ بیگم دارالصدر شرقی۔ ربوہ	۵-۰-۰
۳۶	بھاگا بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ	۲-۸-۰
۳۷	نثار بیگم و بشریٰ بیگم۔ لاہور	۵-۰-۰
۳۸	دگری سندھ	۴-۰-۰
۳۹	امۃ النصیر ناصرہ	۱۰-۰-۰
۴۰	صغریٰ بیگم آف منڈی بہاء الدین	۱۰-۰-۰
۴۱	آمنہ بیگم آف منڈی بہاء الدین	۱۰-۰-۰
۴۲	سرور بیگم صاحبہ جھول بہاولپور	۹-۰-۰
۴۳	فاطمہ بی بی صاحبہ گوٹریالہ۔ ضلع گجرات	۱۵-۰-۰
۴۴	پھوپھی ضیاء الدین صاحب زرگر	۱-۰-۰
۴۵	امۃ اللہ خورشید صاحبہ و امۃ الحکیم صاحبہ	۵-۰-۰
۴۶	کرونڈی سندھ	۱۶-۸-۰
۴۷	چک نمبر ۹۷ ضلع جھنگ	۲-۰-۰
۴۸	بیگم صاحبہ صاحب ایم۔ اے بہار	۱۰-۰-۰
۴۹	گوجرانوالہ	۲۶-۱۲-۰
۵۰	نوشہرہ	۲-۰-۰
۵۱	دہلی دروازہ۔ لاہور	۲-۰-۰
	میزان	۱۶۷۳-۱۰-۶

ربوہ میں زمین خریدنے والے خواہشمند احباب کے لئے ضروری اعلان

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سابقہ اعلان کے مطابق ابھی بھی بحساب چھ صد روپے کنال زمین ملنے کی گنجائش ہے۔ احباب کو چاہئے کہ نصف کنال یا اس سے زائد رقبہ اراضی کے حاصل کرنے کے لئے فوری طور پر رقم بھجوا کر درخواست دیں اور اس رعایتی نرخ سے فائدہ اٹھائیں۔ بعد میں اس نرخ میں زمین نہ مل سکے گی یہ زمین تعلیم الاسلام کالج کے جنوب مشرق میں واقع ہے۔ اور وہاں پانی اچھا ہے

سیکرٹری کمیٹی آبادی۔ ربوہ

جماعتہائے احمدیہ کی توجہ کے لئے

بعض جماعتیں انتخابات عہدیداران بھجواتے وقت موصیوں کے نمبر تحریر نہیں کرتیں جن جن جماعتوں کے انتخابات نہیں ہوئے وہ جلد از جلد انتخابات کروا کر بھجوائیں اور منتخب شدہ عہدیداران کے وصیت نمبروں سے بھی مطلع کریں۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

تقرر پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مظفرگڑھ

مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب کو تا ۳۰ اپریل ۵۹ء پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مظفرگڑھ منظور کیا جاتا ہے۔ احباب نوٹ فرمالیں۔ (ناظر اعلیٰ)

تقرر پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ احمد آباد اسٹیٹ

مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب کو تا ۳۰ اپریل ۵۹ء پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ احمد آباد اسٹیٹ منظور کیا جاتا ہے۔ احباب نوٹ فرمالیں۔ (ناظر اعلیٰ)

ولادت

(۱) مورخہ ۳۰ رمضان المبارک مطابق یکم مئی کو اللہ تعالیٰ نے مولوی حکیم محمد الدین صاحب کو پہلا فرزند عطا فرمایا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے احمد دین نام رکھا۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو والدین اور سلسلہ احمدیہ کے لئے بابرکت فرمائے۔ اور لمبی عمر اور دین و دنیا کا اقبال بخشے۔ محمد عبدالرحمٰن صوبیدار میجر کوئٹہ

(۲) خواجہ منظور احمد صاحب بی۔ اے، بی۔ ٹی تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کو خدا تعالیٰ نے ۲۷ جون کو فرزند عطا فرمایا ہے۔ بچہ کی والدہ شدید بیماری کی وجہ سے کراچی کے ہسپتال میں داخل ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ اور بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان کی خدمت میں خاص دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ نومولود کو نیک۔ خادم دین۔ طویل العمر کرے اور والدہ کو صحت کاملہ عطا کرے۔ ملک ممتاز علی دارالصدر غربی ربوہ

30

ایک تازہ کارنامہ

(منقول از ہفت روزہ الاعتصام لاہور مورخہ ۲۸ جون ۱۹۵۷ء)

اس ہفتہ کے اخبارات سے یہ الم ناک خبر آپ کے مطالعہ میں آچکی ہوگی کہ ۱۷ جون کو مولانا حافظ عنایت اللہ صاحب گجراتی منڈی بہاء الدین میں جامع مسجد کے چوک میں توحید کے موضوع پر تقریر کر رہے تھے۔ کہ ان کے عقب سے ایک بریلوی نے ان پر تلوار سے حملہ کر دیا لیکن خوش قسمتی سے حافظ صاحب موصوف بالکل محفوظ رہے۔ کیونکہ ایک شخص نے فوراً حملہ آور کو پکڑ لیا۔ جلسہ میں ایک ہنگامہ بپا ہو گیا۔ اور حملہ آور کو پولیس کے حوالے کر دیا گیا ـــــ تھانے میں جا کر حملہ آور گروہ کے لیڈر نے معافی مانگ لی۔ اور معاملہ ختم ہو گیا۔

بریلوی حضرات کا یہ تازہ کارنامہ ہے۔ اور یہ واقعہ اس سلسلۂ واقعات کی ایک کڑی ہے جو اس سے پیشتر متعدد مقامات میں رونما ہو چکے ہیں اور ہمارے خوانندگانِ محترم اس سے اچھی طرح آگاہ ہیں۔ ہم نے حملہ آور گروہ کے اربابِ خرد اور اصحابِ دانش سے بارہا عرض کیا ہے۔ کہ وہ اس سلسلہ کو بند کر دیں اس لئے کہ اس سے فرقہ پرستی اور ملک کی بدنامی کا وسیع باب کھل جائیگا اسلام بدنام ہوگا۔ مذہب پسند عنصر پر حرف آئے گا۔ ملک میں فرقہ وارانہ کشیدگی بڑھے گی۔ اور سب سے بڑی بات یہ ہوگی کہ خود یہ گروہ ہدفِ طعن قرار پائے گا۔ لوگوں کے دلوں سے ان کی عزت و آبرو کا نقش مٹے گا اور اس کے خواص و عوام کا دائرہ اثر خطرہ ہے کہ سمٹ جائے گا۔

جب یہ سنگین وارداتیں شروع ہوئی تھیں۔ اس فرقہ کے علماء و زعماء کو چاہیئے تھا۔ کہ اس وقت اس پر قابو پانے کی کوشش کرتے۔ اپنے اصحاب اثر حضرات کی ایک میٹنگ طلب کرتے۔ اور ملک میں مسلکی کشیدگی کو پھیلنے سے روکنے کی مخلصانہ سعی کرتے اپنے فرقہ کے واعظین اور کم اندیش مقرروں کو تلقین کرتے کہ وہ اپنی زبان پر قابو رکھیں اور اپنی گفتگو سے کسی کو تکلیف نہ پہنچنے دیں۔

لیکن افسوس ہے کہ انہوں نے اس طرف اپنی عنانِ توجہ مرتکز نہ فرمائی اور معاملہ کو بدستور بڑھنے کا موقع دیا۔

آج اس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ ان کے علماء کی غیر ذمہ دارانہ اور تیز تیز تقریروں نے ان کے فرقہ کے بعض نافہم لوگوں کو مشتعل کر دیا ہے اور انہوں نے مسائل کو سنجیدگی سے سمجھانے اور علم سے حل کرنے کے بجائے تلوار کے قبضہ پر ہاتھ رکھ لیا ہے۔ اور دو طرح سے دہشت پھیلانا شروع کر دی ہے ـــــ ایک یہ کہ اہلِ حدیث اور دیو بندیوں کی مسجدوں اور ان کے مدرسوں پر قبضہ کرنے کا طریقہ اختیار کر لیا ہے ـــــ دوسرے اپنے عقائد و افکار سے اختلاف رکھنے والے علماء پر قاتلانہ حملوں کا آغاز کر دیا ہے اور ان دونوں طریقہائے کار کا علم اخبارات کے ذریعے آپ کو ہوتا رہتا ہے

ہم اس حملہ آور گروہ کے علماء اور قائدین کی خدمت میں بر ادب گزارش کریں گے۔ کہ لوگوں کو اپنے ساتھ وابستہ کرنے اور ان پر اپنے مسلک کی حقانیت ثابت کرنے کا ہرگز یہ طریقہ نہیں ہے۔ اس سے لوگ آپ کے قریب ہونے کے بجائے دور بھاگیں گے اور آپ سے محبت کرنے کے بجائے اندیشہ ہے کہ آپ سے اظہار نفرت کرینگے ـــــ اپنی بات سے متاثر کرنے کا واحد ذریعہ مخالف سے الفت و مودت اور نرمی و ملائمت کا برتاؤ کرنے کا ہے۔ نہ یہ کہ قتل و غارت گری پر ہاتھ رکھ لیا جائے!۔

بتایا جائے اس سے آپ کے مسلک کو کیا فائدہ پہنچا؟ کتنے لوگ آپ سے اثر پذیر ہوئے؟ جب سے آپ نے یہ سلسلہ شروع کیا ہے۔ اس وقت سے لے کر آج تک کتنے لوگ حلقہ بگوشِ بریلویت ہوئے؟ اسلام کی قدر و منزلت میں کیا اضافہ ہوا؟ کفر کی رفتار میں کتنی کمی واقع ہوئی؟ اور آپ نے ترقی کی کتنی منزلیں طے کیں؟ ملک کے عوام کو خلافِ شرع رسم و رواج سے غلط اعمال و افعال سے اور نادوا کردار سے کتنی نفرت ہوئی؟ اور آپ کا مسلک کتنے قدم آگے بڑھا؟ ملک کی سیاسی قوت میں کتنا اضافہ ہوا؟ اور پاکستان مجموعی اعتبار سے کتنا مستحکم و مضبوط ہوا؟

یقیناً ان تمام سوالات کا جواب نفی میں ملے گا۔

آپ اگر سوچنے کی زحمت گوارا کرینگے تو یقیناً آپ کا ضمیر شہادت دے گا کہ پہلے کی نسبت آپ کا دائرہ اثر سمٹ گیا ہے اور حدود کار محدود ہو گئے ہیں پورے ملک میں آپ بدنام ہو رہے ہیں اور آپ کے مسلکی وقار پر زد پڑ رہی ہے۔

آخر آپ کو ـــــ توحید ـــــ سے کیوں چڑ ہے؟ اور علماء موحدین سے کیوں نفرت ہے؟ ملک اس وقت جن حالات میں محصور ہے ان کا تقاضا یہ ہے کہ تمام مسلمان پوری طرح اتفاق سے رہیں اور ہر مسلک کے پیروکار محبت اور تودد کی زندگی بسر کریں ـــ اس سے ملک بھی نیک نام ہوگا اور آپ کے مسلکی وقار میں بھی اضافہ ہوگا۔ اور اسلام کی تعلیمات کا حلقہ اثر بھی وسیع ہوگا۔

ہم امید رکھتے ہیں کہ بریلوی حضرات اس پر غور فرمائینگے اور ان کے اکابر اپنے لوگوں کو سمجھانے کی سعی فرمائیں گے ـــــ

قانون کو ہاتھ میں لے لینا اور علم کی بات تلوار سے کرنے پر اتر آنا ہرگز شیوۂ اہلِ علم اور طریقۂ اربابِ دانش نہیں علم اور تلوار کے میدان بالکل الگ الگ ہیں۔ اور ان کے حدود قطعاً متضاد ہیں آپ ان دونوں کو پہچاننے کی کوشش کیجئے اور جن حرکات کا ارتکاب آپ کر رہے ہیں۔ انہیں ترک کر دینے کے مشورہ پر غور کیجئے

اپنے حلقہ میں منفی رجحانات پیدا کرنے سے تبلیغ کے دروازے بند ہو جایا کرتے ہیں تبلیغ کا اصل طریق یہ ہے کہ مبلغ اونچا ہو کر رہے اور لوگوں میں دوسروں کے خلاف نفرت پیدا کرنے کے بجائے اپنے مسلک کی حقانیت اور صداقت ثابت کرنے یعنی دلائل اس امر کے تلاش کئے جائیں۔ کہ آپ برسرِ حق ہیں۔ اور آپکا مسلک صحیح ہے ـــــ نہ یہ کہ آپ یہ تبلیغ کریں ـــــ کہ دوسرے فرقوں کے لوگ غلط کار ہیں۔ اور ان کا مسلک باطل ہے۔ اور اگر یہ آپ کے تابع فرمان نہ ہو سکیں تو ان پر تلوار اٹھانا شروع کر دیں ـــــ! یہ تلوار کو ہاتھ میں لینا تبلیغ کا بالکل انوکھا طریق ہے اہلِ تحقیق اور اہلِ حق کو اس سے کبھی کوئی واسطہ نہیں رہا!

اس کے ساتھ ہی آپ مولانا حافظ عنایت اللہ صاحب کی بلندیٔ اخلاق ملاحظہ فرمائیے کہ ان پر تلوار سے حملہ کیا گیا ہے اور وہ مظلوم ہیں ـــــ لیکن حملہ آور کو فوراً معاف کر دیتے ہیں ـــــ نہ وہ بدلہ لینے کی کوشش کرتے ہیں اور نہ ان کے دل میں اپنے مخالف کے متعلق کوئی منتقمانہ جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

ہم بریلوی حضرات کی خدمت میں گزارش کریں گے کہ وہ اس پر غور فرمائیں اور اپنے اعمال و اخلاق کا اس سے موازنہ کریں +

درخواست دعا

لاہور سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مکرم ڈاکٹر عبد الغفور صاحب کو ڈاکٹ آف پارکینز کو اچانک دل کا شدید دورہ ہوا ہے جس کی وجہ سے ان کی طبیعت بہت ناساز ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مکرم ڈاکٹر صاحب کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے (شیخ نور الحق ربوہ)

سردار رشید ری پبلکن اسمبلی پارٹی کے قائد نامزد کر دئے گئے

عید سے ایک دو روز بعد ری پبلکن وزارت قائم ہو جائیگی

لاہور ۸ جولائی۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر خاں صاحب مغربی پاکستان ری پبلکن اسمبلی پارٹی کی قیادت سے دستبردار ہو گئے ہیں اور انہوں نے اپنے اکاون سالہ رفیق کار سردار عبدالرشید خاں کو اپنا جانشین نامزد کر دیا ہے۔

مزید معلوم ہوا ہے کہ گورنر مغربی پاکستان میاں مشتاق احمد گورمانی نے رسمی طور پر سردار عبدالرشید کو ملاقات کی دعوت دی ہے۔ اس سے قبل ڈاکٹر خانصاحب نے قیادت سے دستبرداری کے متعلق اپنے فیصلے سے گورنر کو باقاعدہ طور پر مطلع کر دیا تھا۔

سردار عبدالرشید نے گورمانی کی طرف سے ملاقات کی دعوت قبول کر لی ہے اور توقع ہے کہ وہ عید کے بعد ایک دو روز کے اندر گورنر سے ملاقات کریں گے جس کے بعد صوبے میں ری پبلکن وزارت قائم ہو جائے گی۔

باخبر حلقوں کی اطلاع کے مطابق مغربی پاکستان کی سیاسی صورت حال پر اثرانداز ہونے والی یہ اہم تبدیلیاں کل نتھیا گلی میں رونما ہوئیں۔ ان حلقوں نے توقع ظاہر کی ہے کہ اب صوبے کی سیاسی گتھی سلجھانے میں کافی مدد ملے گی۔

ڈاکٹر خانصاحب اس وقت نتھیا گلی میں ہیں۔ یاد رہے کہ ری پبلکن اسمبلی پارٹی نے ۳ جولائی کے اجلاس میں ڈاکٹر خانصاحب کو اپنا جانشین نامزد کرنے کا اختیار دیا تھا۔ توقع ہے کہ سردار عبدالرشید کے علاوہ دوسرے تمام اہم ری پبلکن لیڈر عید کے ایک دو دن بعد لاہور پہنچ جائیں گے۔

حلقہ بندی کمیشن کی تشکیل نو

کراچی ۸ جولائی۔ صدر پاکستان نے انتخابی حلقہ بندی کمیشن از سر نو تشکیل دیا ہے۔ اب یہ کمیشن ان اصحاب پر مشتمل ہوگا۔

(۱) پاکستان کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس محمد منیر صدر (۲) مغربی پاکستان ہائی کورٹ کے جج مسٹر جسٹس ایم۔ آر کیانی (رکن) اور (۳) مشرقی پاکستان ہائی کورٹ کے جج مسٹر جسٹس ایم اے اصفہانی (رکن)۔

صدر سکندر مرزا یورپ جائیں گے

کراچی ۸ جولائی ــــــ خیال ہے کہ اگلے موسم سرما میں صدر میجر جنرل سکندر مرزا یورپ کے بعض ملکوں کا دورہ کرینگے ابھی صدر کے دورۂ یورپ کا پروگرام قطعی طور پر طے نہیں ہوا۔ لیکن باخبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ وہ روم، میڈرڈ، اور لزبن بھی جائینگے

زلزلہ میں دو ہزار سے زیادہ ایرانی ہلاک

تہران ۸ جولائی۔ اخباری اطلاعات کے مطابق پیر کو شمالی ایران میں جو زلزلہ آیا۔ اس میں دو ہزار سے زیادہ اشخاص ہلاک ہوئے

بحیرہ کیسپین کے قریب ایران کے دو شہروں میں پرسوں رات زلزلہ کے کئی اور جھٹکے محسوس کئے گئے۔

پاکستان کو مفتی اعظم فلسطین کا خراج تحسین

قاہرہ ۸ جولائی۔ مفتی اعظم فلسطین الحاج سید امین الحسینی نے پاکستان کی ان مساعی کو خراج تحسین پیش کیا ہے جو اس نے عربوں کے مفادات کے تحفظ کے سلسلے میں کی ہیں

قاہرہ میں پاکستانی پریس ایسوسی ایشن کے نمائندے سے ایک ملاقات کے دوران مفتی اعظم نے امید ظاہر کی۔ کہ پاکستان اپنی یہ مساعی برابر جاری رکھے گا۔ آپ نے کہا کہ فلسطین کے مسئلے کا اس کے سوا اور کوئی حل نہیں ہے کہ یہ زمین اس کے اصل باشندوں یعنی عربوں کے حوالے کر دی جائے۔

کربلائے معلّٰی اور نجف اشرف کی توسیع

بغداد ۸ جولائی۔ حکومت عراق نے کربلائے معلّٰی اور نجف اشرف کی توسیع کے لئے گذشتہ نو ماہ سے جن سکیموں پر عملدرآمد شروع کر رکھا ہے۔ وہ عنقریب پایۂ تکمیل کو پہنچ جائیں گی۔ ان سکیموں کے تحت دونوں شہروں کو وسیع اور خوبصورت بنایا جا رہا ہے اور یہاں پختہ سڑکیں بازار اور پارک تعمیر کئے جا رہے ہیں۔ کربلائے معلّٰی کے قریب ایک نئی بستی بھی بنائی جا رہی ہے۔ جس کا نام مدینۃ الحسینؓ رکھا گیا ہے۔

مشرقی پاکستان کے دریاؤں کی سطح میں اضافہ

ڈھاکہ ۸ جولائی۔ مشرقی پاکستان میں شدید بارشوں کے باعث نشیبی علاقوں سے گزرنے والے تین دریاؤں پدما۔ میگھنا اور باسیشوری کی سطح قریباً چار فٹ بلند ہو گئی ہے۔ لیکن ابھی پانی سیلاب کی سطح سے بہت نیچے ہے۔ بارشوں کی وجہ سے نشیبی علاقے زیر آب ہو گئے ہیں۔

دنیائے اسلام کا بے مثال روحانی اجتماع ـــــ حج

(بقیہ صفحہ ۵)

آنے والے کسی قافلے کے دیکھنے کے لئے نظریں دوڑاتی تھیں۔ جب کوئی نظر نہ آتا تھا تو دوسری پہاڑی مروہ پر بھاگ کر جاتی تھیں اور درمیان میں ننھے اسمٰعیلؑ کو پیار بھری نظروں سے دیکھ جاتی تھیں۔ صدیقہ ہاجرہؓ نے اسی طرح سات چکر کاٹے۔ آخر زمزم نمودار ہوا اور پانی کا مسئلہ حل ہو گیا۔

صفا و مروہ کے یہ سات چکر آج بھی ہر حاجی لگاتا ہے اور اس پرانی قربانی کی یاد کو تازہ کرتا ہے

خدائی پیشگوئیوں کے مطابق حضرت ابراہیمؑ کو بھی یقین تھا کہ خدا اسمٰعیلؑ کو ضائع نہیں کرے گا بلکہ اسے ایک ہونہار اور تناور درخت بنائے گا جس سے قومیں برکت پائیں گی۔ وہ گاہے گاہے اپنے نونہال کو پروان چڑھتے دیکھنے کے لئے فلسطین سے وادیٔ مکہ میں آ جاتے تھے۔

جب وہ بچہ سنِ شعور کو پہنچا اور کام کرنے کے قابل ہوا فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ اور باپ اور بیٹے نے مل کر بیت اللہ کو پرانے آثار پر استوار کر دیا۔ تو اشارۂ خداوندی سے ایک اور امتحان درپیش آ گیا۔ ابراہیم علیہ السلام نے دیکھا کہ وہ اپنے اکلوتے کو ذبح کر رہے ہیں۔ بیٹے سے پوچھا۔ سعادتمند بیٹا آگے بڑھ کر بولا یَا أَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ آپ بے دریغ اس حکم کی تعمیل فرمائیں جو آپ کو ملا ہے۔ مجھے آپ خدا کے فضل سے صبر و استقلال کا پتلا پائیں گے۔ کامل آمادگی کے اظہار پر مشیت خداوندی نمودار ہوئی اور ابراہیمؑ کا نام ہمیشہ کے لئے زندہ کر دیا گیا۔ اور اسمٰعیلؑ کی بے مثال قربانی کی تقلید میں قربانیوں کا نہ ختم ہونے والا تسلسل جاری کر دیا گیا۔ جو آج چار ہزار برس بیت جانے کے باوجود بھی اسی آب و تاب سے پیش کی جا رہی ہیں۔ ہزاروں منیٰ میں اور بے شمار اسلامی دنیا کے کونے کونے میں۔

حج بیت اللہ اور منیٰ کی قربانیاں درحقیقت اسی قربانِ عظیم کی یادگار ہیں جو گھرانۂ خلیل نے پیش کی تھیں۔ ... دل ذبح ہو گئے۔ باپ اور خاوند بھی امتحان میں پورا اترا۔ ماں اور بیوی بھی امتحان میں پوری اتری ... امتحان میں پورا اترا۔ ان کا ... قربانیوں

کی عملی یادگار حج کی صورت میں مقرر ہوئی جو زمین و آسمان کے قیام تک جاری رہے گی حکومتیں بدلتی رہیں۔ دارالسلطنت تبدیل ہوتے رہے۔ بادشاہتیں مٹتی رہیں۔ مگر یہ آسمانی سلطنت قائم ہے اور ہمیشہ قائم رہے گی۔ ؏

سلطنت تیری ہے جو رہتی ہے دائم برقرار

جن خوش بخت لوگوں کو حج کی توفیق ملی ہے اور وہ ان دنوں اس سرزمین میں گھوم رہے ہیں جو نبیوں کی سرزمین ہے۔ جو حضرت ابراہیمؑ۔ حضرت ہاجرہؓ اور حضرت اسمٰعیلؑ کی سرزمین ہے۔ جہاں پر خدا کے سب سے بڑے نبی حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم نے سالہا سال ناصیہ فرسائی کی۔ ہاں جو ان دنوں اس مقدس سرزمین میں عبادت حج بجا لا رہے ہیں اور پورے صدق و خلوص سے ابراہیمی اسوہ کی پیروی کر رہے ہیں وہ صد مبارک کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ ہر سچے مومن کو توفیق حج عطا فرمائے۔ آمین یا رب العلمین ؎

سات لاکھ مسلمانوں نے فریضۂ حج ادا کیا

جدہ ۸ جولائی کل مکہ معظمہ میں سات لاکھ سے زائد فرزندانِ توحید نے فریضۂ حج ادا کیا اور حج کا سب سے بڑا رکن ادا کرنے کے لئے منا سے کوہ عرفات روانہ ہوئے۔ حاجیوں نے جو احرام باندھے ہوئے تھے تمام دن عبادت میں گزارا اور اسلام کی سربلندی کے لئے دعائیں مانگیں۔

درخواست دعا

کافی دنوں سے میرے والد محترم ملک فضل حسین صاحب احمدی مہاجر کو باری کا بخار آتا تھا اب کچھ آرام ہے مگر انہیں شدید کھانسی اور کمر درد سے بڑی تکلیف ہے نیز میری والدہ اور ہمشیرہ انفلوئنزا میں مبتلا ہیں اور چھوٹا بھائی بھی اور میرے بھتیجے مانوں سید محمد رشید سلیم اور ان کے بچے بھی انفلوئنزا میں مبتلا ہیں۔ احباب دعا فرمائیں صحت فرمائیں

ملک محمد عمر